مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی
مدیر ماہنامہ دارالعلوم دیوبند

تعارف و تبصرۂ کتب

عالمِ اسلام کے علمی مرکز "دارالعلوم دیوبند" کے شہرۂ آفاق ماہنامہ دارالعلوم نے جنوری ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ کی مطبوعہ کتاب "دفاع امام ابوحنیفہؒ" پر مفصل تبصرہ و تعارف شائع کیا ہے۔ ہم مدیر دارالعلوم مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی کے شکریہ کے ساتھ ان کی یہ گراں قدر تحریر افادۂ عام کے پیشِ نظر نذرِ قارئین کر رہے ہیں۔

"ادارہ"

مولانا عبدالقیوم حقانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ممتاز فاضل اور کامیاب استاذ ہونے کے علاوہ موتمر المصنفین اکوڑہ خٹک کے رفیق بھی ہیں۔ موصوف درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف اور بحث و تحقیق کا بھی ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔ ان کے مقالات پاکستان کے علمی و دینی جرائد میں چھپتے رہتے ہیں۔ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں بھی کئی ایک مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب موصوف کی سات سالہ محنتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ یہ کتاب "دفاع امام ابوحنیفہ" تیرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے وطن کوفہ کی علمی مرکزیت، حضرات صحابہؓ کا اس سے تعلق، امام صاحب کی تعلیم و تحصیل کی سرگذشت بعض حضرات صحابہؓ سے ان کی ملاقات اور ان سے اخذ حدیث و شرف تلمذ کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں امام ابوحنیفہؒ کے متعلق بشارت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم پر بحث کی گئی ہے نیز فقہ حنفی کو موافق بالحدیث ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔ تیسرا باب امام صاحب کے درس و افادہ، تلامذہ و مستفیدین اور آپ کے درس کی شہرت و مقبولیت کے تذکرے کیلئے مخصوص ہے۔

چوتھے باب میں امام صاحب کی محدثانہ جلالتِ شان، اخذ روایت میں ان کے حزم و احتیاط اور قبول حدیث میں ان کی مقرر کردہ شرائط پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی باب میں امام صاحب کے بارے میں ائمہ حدیث کے آراء و اقوال بھی نقل کئے گئے ہیں۔ جن سے علم حدیث میں امام صاحب کی عبقریت کا پتہ لگتا ہے۔ پانچویں باب میں امام صاحب کے اوپر سے قلتِ حدیث کے اعتراض کو قوی دلائل سے دفع کیا گیا ہے۔ چھٹے اور ساتویں باب میں امام صاحب کی تصانیف، ان کی افادیت و اہمیت بالخصوص "کتاب الآثار" پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں امام صاحب کے اہم ترین اور محیر العقول کارنامہ تدوین فقہ اسلامی پر بھی شرح و بسط سے بحث کی گئی ہے۔ یہ دونوں ابواب بطور خاص قابل مطالعہ ہیں۔ آٹھویں باب میں امام صاحب کے تبحر علمی، ان کی ذہانت و فطانت، نکتہ رسی، دقیقہ سنجی،

حسنِ اخلاق اور کریم النفسی کو واقعات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ نویں باب میں امام صاحب کے مجاہدہ و ریاضت، ورع و تقویٰ، توکل و استغناء، تواضع و انکساری، شفقت علی الخلق اور انسانی مروّت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی ذیل میں دیگر فقہائے احناف کے سیرت و کردار کے نمونے بھی پیش کئے گئے ہیں۔

دسواں باب امام صاحب کی وصایا اور نصائح پر مشتمل ہے۔ جو انہوں نے اپنے بعض تلامذہ مثلاً امام ابویوسف اور یوسف بن خالد سمتی وغیرہ کو زبانی یا تحریری کی تھیں جن میں سربراہِ مملکت کے ساتھ اہلِ علم کا رویہ، شہری آداب، ازدواجی آداب، معاشرتی آداب، مجلسی آداب، زندگی گذارنے کے طریقے، تزکیۂ نفس اور نیک و بد کی پہچان، فرقِ مراتب و ادائے حقوق وغیرہ کے سلسلے میں گرانقدر ارشادات و نصائح ہیں۔

گیارہواں باب ۱۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے جس میں امام صاحب کے نظریہ انقلاب اور سیاسی مسلک کو بڑی تحقیق و تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جس میں امام صاحب کے تیار کردہ سیاسی لائحہ عمل، قانون کی بالادستی، احترام امّت اور جبر و ظلم کے مقابلے میں ان کی استقامت و پامردی اور حق کی حمایت و نصرت وغیرہ امور پر سیر حاصل بحث ہے۔ درحقیقت یہ باب کتاب کی جان ہے۔ اور بجائے خود ایک مستقل کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

بارہویں[۱۲] باب میں قیاس و اجتہاد کی شرعی و آئینی حیثیت، حدیث و قیاس کا تلازم، قیاس و رائے کے رہنما اصول وغیرہ پر تفصیلی اور مدلّل بحث کی گئی ہے۔ اسی ضمن میں امام صاحب کو اہل رائے کہہ کر ان پر طعن و تشنیع کرنے والوں کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ اور ان بیجا اعتراض کرنے والوں کی علم و عقل سے تہی دستی و بے مائگی کو ظاہر کیا ہے۔ یہ باب بھی دیگر ابواب کے مقابلے میں مفصّل ہے۔

تیرہویں اور آخری باب میں تقلید کی ضرورت و اہمیّت، اجتہاد مطلق کی شرعی حیثیت، تقلید شخصی کے وجوب، عدم تقلید کی مضرت اور بیجا توسع کی مذمت پر بحث کی گئی ہے۔ اسی ضمن میں پاکستان کے مشہور صاحب قلم و صحافی ڈاکٹر اسرار احمد کے نظریہ نیم تقلید کی بحث بھی آگئی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کے اس جدید فلسفہ کو تعلیمات اسلامی کی روح و مزاج کے خلاف بتایا گیا ہے۔ آخر میں کتابیات کے عنوان سے مأخذ و مصادر کی طویل فہرست دی گئی ہے جن میں ۲۰۰ کتابیں اور ۵ رسالے ہیں۔ اس فہرست سے مؤلف کی تلاش و جستجو اور محنت و کاوش کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بلاشبہ کتاب اپنے موضوع پر جامع مستند اور کتابیات کی دنیا میں ایک قابلِ ذکر اضافہ ہے۔ کتاب اپنے مستند مواد اور صحیح نقول کی جامعیت کے لحاظ سے قابلِ قدر ہے۔ اور یقین ہے کہ اہلِ علم کے حلقہ میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ تقطیع متوسط۔ کاغذ عمدہ۔ کتابت و طباعت قابلِ تعریف۔ ٹائیٹل خوش رنگ، دیدہ زیب۔ ضخامت ۳۵۲ صفحات۔ قیمت ۔/۴۵ روپے۔